



سوال

(216) ادھامیں وقت کے تعین سے ریٹ بڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک اور صورت جو بازار میں رائج ہے۔ کہ ایک آدمی ایک ماہ کے ادھار پر مال لیتا ہے پھر معینہ مدت تک ادائیگی نہیں کر سکتا تو فروخت کا ارتقاضا کرتا ہے کہ جتنی رقم اس کے ذمے بنتی ہے نئی متوقع مدت کے مطابق اتنی رقم کے مال کا نیا بل بنوالے پھر یہ بل زائد رقم کا بنایا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں نہ خریدار کوئی مال لیتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کار کوئی مال دیتا ہے۔ جتنی مدت خریدار بڑھالے اتنا نفع فروخت کار بڑھا لیتا ہے۔ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر مجلس عقد میں پہلے سے بھاؤ اور ادائے قیمت کی میعاد طے کر لی گئی تھی۔ تو پھر اگر خریدار بروقت رقم مہیا نہ کر سکے تو از سر نو اضافہ کے ساتھ قیمت کا تعین کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ صورت مسئلہ میں وضاحت کی گئی ہے۔ اگر ایسا کیا گیا تو یہ واضح طور پر سود ہے۔ جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ فروخت کار کو ایسے موقع پر رواداری سے کام لینا چاہیے۔ کہ ادائیگی کی مدت قیمت میں اضافے کے بغیر بڑھادی جائے حدیث میں اس طرح کے تنگ دست کے ساتھ نرمی اور مزید مہلت دینے پر بہت فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو صرف اس لئے معاف کر دیا تھا۔ کہ وہ مفلوک الحال اور تنگ لوگوں کو مزید مہلت دیا کرتا تھا؟ اگر خریدار رقم دیر سے ادا کرنے کا عادی مجرم ہے۔ تو اس کے سدباب کے لئے جرمانہ وغیرہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن از سر نو سابقہ رقم کو بڑھا کر نیا بل بنانا شرعاً حرام ہے۔ ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

